Regd. No.

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۱۹ — شمارہ ۴۴

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

۲۷ رشعبان ۱۳۹۰ھ — ۲۹ر اخاء ۱۳۴۹ ہش — ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

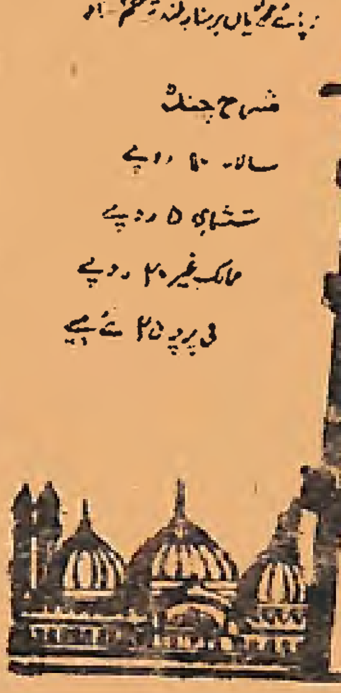

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ر اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۲ر اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۲۷ر اخاء ۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ چنتہ کنٹہ اور رڑکی کے تبلیغی سفر سے آج بوقت ۸ بجے شام بخیریت مراجعت فرما ہوئے ۔ آپ رڑکی کانفرنس میں شرکت کے لئے حیدرآباد سے دہلی تک ہوائی جہاز پر سفر کر کے ۲۴ر اکتوبر کو رڑکی پہنچ گئے تھے ۔ آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ

● ــــ رڑکی میں احمدیہ صوبائی کانفرنس بتاریخ ۲۵ ، اکتوبر کو دو روز منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ۔ یوپی کے مختلف مقامات کے احمدی احباب کے علاوہ قادیان سے خاصی تعداد میں احباب شریک ہوئے ۔

(تفصیلی خبر دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

چنتہ کنٹہ میں سہ روزہ آل انڈیا احمدیہ کانفرنس کے کامیاب اجلاسات

مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ کا افتتاح جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسیرت پیشوایانِ مذاہب اور قومی یکجہتی

اسلام واحمدیت کی دلکش پُراثر تعلیمات کا بیان ۔ علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

علاقہ آندھرا پردیش کے علاوہ پنجاب میسور ۔ کیرالہ ۔ مدراس ۔ اڑیسہ ۔ یوپی اور کرناٹک کے احباب کی شمولیت

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس)

قادیان ۔ چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش میں بتاریخ ۸ ، ۹ ، ۱۰ر اکتوبر کو آل انڈیا احمدیہ کانفرنس نہایت کامیابی اور کامرانی سے منعقد ہوئی ۔ مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور ناظم اعتماد ناظر بیت المال آمد مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ، مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے وکیل المال تحریک جدید اور ہندوستان کے جملہ مرکزی مبلغین کرام نے شرکت کی ۔ علاقہ کے کثیر التعداد مخلص احباب جماعت کے علاوہ دوسرے دوست بھی خاصی تعداد میں حاضر ہوئے ۔ اسی طرح دیگر صوبہ جات کے نمائندگان نے بھی شمولیت کی ۔ اس طرح یہ سہ روزہ کانفرنس بڑی کامیاب رہی ۔

ڈاک کی خرابی کے سلسلہ مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی مرتب کردہ رپورٹ کا پہلا حصہ تا حال موصول نہیں ہوا ۔ اس لئے کانفرنس کی اہمیت اور احباب تک جلد خوش کن اطلاعات کے پہنچانے کے پیش نظر مجبوراً دوسری قسط پہلے اخبار میں دی جا رہی ہے ۔ موصول ہونے پر پہلی قسط بھی ہدیہ احباب کی جائے گی ۔ انشاء اللہ ۔ (ایڈیٹر)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۹ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک شام کے ۴ بجے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ جلسہ سیرت النبی شروع ہوا ۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل نونہالانِ احمدیت نہایت ہی خوش الحانی سے اور دلنشین انداز میں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام اور اشعار وغیرہ سناتے رہے ۔ بچوں کے چہرہ سے احمدیت کا مستقبل مترشح ہو رہا تھا ۔ دعا ہے کہ ان نونہالانِ احمدیت کو احمدیت کے فتح نصیب سپاہی بنائے ۔ آمین ۔

اس جلسہ کا آغاز محترم مولانا حکیم محمد الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا ۔ اس کے بعد برادرم محمد ... صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے سنایا ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بنی نوع انسان پر

... مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے کی ۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ... کو پیدائش کی علت غائی لولاک لما خلقت الافلاک فرما کر ... کو قرار دیا ہے ۔ آنحضور ... دنیا کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے مولوی صاحب نے آپ کی ... تعلیمات اور تبلیغ کے نتیجہ میں ... الشان روحانی انقلاب کا نقشہ کھینچا ... اس کے بعد آپ نے مختلف ... واقعات کے ذریعہ ... آنحضرت صلعم کے عظیم الشان احسانات بیان کئے ۔

بعدہٗ برادرم ... صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ...

باقی صفحہ ۔۔۔ پر

رڑکی (یو ۔ پی) میں دو روزہ کامیاب احمدیہ کانفرنس

(مختصر رپورٹ) ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

قادیان ۲۷ر اخاء خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ رڑکی (یو ۔ پی) میں دو روزہ احمدیہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی ۔ باوجود مقامی طور پر شدید مخالفت کے دو دن لگاتار کانفرنس کے اجلاس ہوئے اور ہزار ہا افراد نے جلسہ میں شرکت کی جن میں ہندو مسلم سامعین کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر از جماعت مسلمانوں کی تھی ۔ ان سب دوستوں کو براہ راست احمدی مقررین کی زبانی جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر اور اسلامی تعلیمات کی تفصیلات پُر اثر طریق پر سننے کا موقع ملا ۔ اس طرح غیر احمدی علماء کرام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پھیلائی گئی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ۔

تعجب اور خوشی کا مقام ہے کہ رڑکی میں جہاں نام نہاد غیر از جماعت مسلمانوں نے بہت شدید مخالفت کی وہاں مقامی غیر مسلم صاحبان نے قابل قدر تعاون کا نمونہ دکھایا ۔ چنانچہ سناتن دھرم والوں نے اپنے مندر کے وسیع احاطہ میں جس کے سامنے ہی غلہ منڈی ہے رات کے وقت جلسہ کے لئے بخوشی جگہ دی اور آریہ سماج کے ماتحت ایک کرلز سکول کی عمارت باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے قیامگاہ کے طور پر مل گئی ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ عام اعلان میں کانفرنس کے لئے ۲۵ر اکتوبر کی تاریخ تھی ۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساماکرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان دارالامان
مورخہ ۲۹ ر اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

رمضان المبارک اور نزول القرآن

جب یہ پرچہ احباب کرام کے پاس پہنچے گا رمضان کا مبارک مہینہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہوگا۔ خدا کا شکر اور اس کا احسان ہے کہ یہ بابرکت دن پھر ہماری زندگیوں میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق دے۔

قرآن کریم میں رمضان کے ذکر میں فرمایا گیا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔

اس آیت کریمہ کے متعدد معنے کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ رمضان شریف میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ دوسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس کی خاص اہمیت اور عظمت کے بارہ میں قرآن کریم میں خصوصی احکام نازل ہوئے ہیں۔ ایک تیسرے معنے یہ بھی ہیں کہ اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کا نزول ہوتا ہے۔ ممکن ہے مؤخر الذکر معنے کے بارہ میں آپ کو تعجب ہو کہ یہ کیا معنے ہوئے؟ اسلئے کہ قرآن کریم کا نزول تو ختم ہو چکا ہے۔ یہ اسلام پہلے حضرت شارع علیہ التحیۃ والسلام پر ہو چکا اور الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کی آیت کریمہ سے ہر فرد امت یہی استدلال کرتا ہے اور ہے بھی یہ بات درست۔ اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر رمضان میں قرآن کریم کا نزول برابر ہوتا ہے۔ اور وہ مومنوں اور ابرار کے دلوں پر معنوی رنگ کا نزول ہے۔

آپ نے یہ حدیث تو سنی ہی ہوگی کہ ہر رمضان شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل علیہ السلام کا نزول ہوتا اور بخاری شریف کی روایت کے مطابق ہم کلام ہوتا اور ساتھ القرآن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے۔ نہ صرف یہ کہ حضور کی زندگی کے آخری سال کے بارہ میں خصوصیت سے اس بات کا ذکر آتا ہے کہ اس رمضان میں جبرئیل علیہ السلام نے دو دور کئے۔

اس مفہوم کے پیش نظر اگر ہم لوگ حضرت امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کو بھی ذرا زیادہ توجہ کے ساتھ اس مہینہ میں مستحضر کریں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کا دور زیادہ تعاہد کے ساتھ کرنے لگیں تو ایک پہلو سے نزول قرآن کی برکات کو ہم خود بھی سمیٹ لینے والے بن سکتے ہیں!!

اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کا ایک چوتھا مفہوم اور مطلب بھی ہے اس کی تفصیل معلوم کرنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کو مستحضر کیا جانا ضروری ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اس شخص کے جواب میں فرمایا جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ روشنی ڈالنے کی درخواست کی تھی جس پر حضرت ممدوحہ نے ایک لطیف مختصر مگر بڑا ہی جامع جواب یہ دیا تھا کہ کان خلقہ القرآن کہ حضور علیہ السلام کے اخلاق اگر دیکھنا چاہو تو تم قرآن کریم پڑھ لو۔ جن باتوں کی قرآن کریم نے تاکید ہے آپ ان کے عامل تھے۔ اور جن سے منع کیا ہے حضور ان سے بدرجہ اتم مجتنب رہتے تھے۔ محاورہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ حضور کا وجود باجود قرآن ناطق تھا۔

اس کے ساتھ مذکورۃ الصدر آیت کریمہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کے معنے یہ ہیں کہ اگر تم رمضان کی حقیقی شان اور عظمت کو دیکھنا چاہو تو قرآن پڑھ لو۔ اگرچہ روزہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ لعلکم تتقون کہ تمہارے اندر حقیقی تقویٰ پیدا ہو لیکن رمضان شریف کے ذکر کے سلسلہ میں خصوصیت سے فرمایا: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ اس میں صاف لفظوں میں قرب الٰہی کی بشارت اور خوشخبری دی گئی ہے جس کی ظاہری علامت یہ بتائی گئی کہ اس بندہ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملتا ہے۔ اور یہ وہ امتیازی شان ہے جو اسلام کو دیگر ادیان سے بڑھ کر دیا گیا ہے۔ اس بات کو سورۃ حٰم سجدہ کی آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ میں صراحتاً بیان کیا گیا ہے۔ آپ قرآن کریم کا اول سے آخر تک سارا پڑھ جائیں سارے قرآن کریم میں جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے وہ خدا کی ذات ہے اور اس کی ذات ہر مومن کا مطلوب و مقصود ہے اور یہی اس کی تمام تر توجہ کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور رمضان کے معنے بھی گرمی اور تپش کے ہیں۔

اب اس مفہوم کے لحاظ سے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کے معنے یہ ہیں کہ معبود حقیقی اور محبوب ازلی کی جستجو اور تلاش اور اس کے ساتھ قریبی تعلق کے لئے جو تپش اور گرمی، اسی مہینہ میں زیادہ افروختہ ہوتی ہے گویا کہ رمضان کا ماحول ہی ایسا بن گیا ہوتا ہے کہ جیسے مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے دروازے کھول دیے جانے اور شیاطین کے جکڑے جانے کے پیارے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور کچھ اس لحاظ سے بھی کہ اس مہینہ میں ہدایات قلت طعام، قلت منام اور تبتل الی اللہ پر کاربند ہوتے ہوئے انسان کی روح آستانہ الٰہی پر بار بار گرتی اور اس سے قرب و وصال اور ہمکلامی کے لئے بیقرار ہوتی جاتی ہے۔ یہی حرکت اور تیزی یا گرمی انسانی روح کی اصل زندگی ہے۔ اس لئے اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کے مناسب اور سب سے عمدہ معنے یہ بھی ہیں کہ جس اہم مقصد کے حصول کے لئے قرآن کریم کا نزول عمل میں آیا وہ درحقیقت وہی مقصد ماہ رمضان کا ہے اسی لئے تو آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی بشارت دی گئی ہے جیسا انسان کی عمر کا آخری حصہ بھی روحانیت کے لحاظ سے بڑا ہی اہم اور قیمتی سمجھا گیا ہے۔ جبکہ ایک خوش نصیب بندہ الٰہی پر خدا کے انوار و برکات لذیذ مکالمہ و مخاطبہ کے رنگ میں نزول فرما ہوتے ہیں۔

اس لئے ہماری دعا ہے کہ رب رحیم ہم سب کے لئے اس رمضان کو تمام برکتوں کا ذریعہ بنا دے ہمارے دلوں میں اپنی محبت کی آگ پیدا کر کے اپنے وصال سے اسے تسکین بخشے!! اے ہمارے رحیم و مہربان خدا تو ہمارے بچے بوڑھے مرد عورت کو اس بابرکت مہینہ میں قرآن کریم کی کثرت تلاوت کرنے اس کے معانی اور مطالب پر غور و فکر کرنے اور پھر ان احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے جس سے تیری رضا حاصل ہو۔ اور ہماری خواہش تیرے ان خوش نصیب بندوں میں شامل ہوں جن کو تیرے قرب اور وصال کی نعمت سے حصہ ملتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان ہوگیا

احباب نئے سال کے وعدے جلد مرکز میں بھجوائیں

قادیان بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ر اخاء (اکتوبر) کو چندہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے ذریعہ ان کے ذمہ خواتین قادیان نیز جماعت کرنول، کالیکٹ، چنتہ کنٹہ، جمشید پور اور دہرگرال کے وعدہ جات موصول ہو گئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے عہدیداران جماعت و مجاہدین تحریک جدید اپنی ذمہ داریوں کی طرف پوری توجہ دینگے۔ اور نئے سال کے لئے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست جلد از جلد مکمل کر کے مرکز میں بھجیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی مساعی کو مبارک و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے قیام کی اصل غرض یہ ہے کہ دنیا میں توحید الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہو

اس غرض کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنے نفسوں میں توحید الٰہی قائم کریں اور ہمارا ہر فعل اسوۂ رسول کے مطابق ہو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں اس لئے معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے آپ سے محبت اور آپ کی طاعت ضروری ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ ر ماہ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۹ ر ستمبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری

بعثت کی اصل غرض

یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ اس غرض کے نتیجہ میں جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے ہم پر چار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ ہم اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کریں علمی لحاظ سے بھی (یعنی عرفان اور معرفت کے لحاظ سے) اور عملی لحاظ سے بھی دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے دوری کی راہوں کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت انہیں حاصل نہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنے میں مدد دیں۔ ان کو تبلیغ کریں۔ اپنی زندگیوں کو اس طرح بنائیں کہ انہیں دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور جب وہ اس بات کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم ان کے سامنے

اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت اور عرفان

اور وہ علم اور وہ حقائق پیش کریں جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کئے ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں سے آشنا کریں۔ تیسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے [illegible] اپنی روح میں۔ اپنے ذہن میں اور اپنے عمل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے والے ہوں۔ اور چوتھی ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم ساری دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے کے لئے [illegible] سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ فرمایا کہ میری بعثت کی اصل غرض یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کروں تو آپ نے دوسرے الفاظ میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے ایک ایسی جماعت دی جائے گی جو توحید حقیقی پر قائم ہوگی اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو جاننے اور پہچاننے والی ہوگی اور اس عزت کے لئے ساری ذلتیں قبول کرنے کے لئے تیار ہوگی۔

قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (المنافقون آیت ۹)

کہ حقیقی عزت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے

ساری عزتوں کا سرچشمہ

اسی کی ذات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ عزت حاصل کی [illegible] نہ ایسی عزت حاصل کی اور نہ ہی حاصل کر سکتا ہے پس سب سے [illegible] اللہ تعالیٰ کی نگاہ [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اور آپ کی ذات سب سے معزز اس لئے ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس [illegible] انسانوں کے لئے اور ان کی روحانی ارتقاء کے لئے اپنی [illegible] کے جلوے دکھائے۔ آپ نے ان صفات کو کامل طور پر اپنے اندر جذب کر لیا اور یہ اس کامل فنا کے بغیر ممکن نہ تھا [illegible] آپ نے [illegible] بندگی [illegible] کے [illegible] سے حیثیت [illegible]

اپنے اوپر ایک کامل فنا اور ایک کامل موت طاری کی تب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی اور ایک کامل زندگی عطا کی اور چونکہ فنا اور عبودیت کے اس ارفع مقام کو آپ کے سوا اور کسی نے نہیں پایا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ معزز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور آپ کے فیوض کے نتیجہ میں۔ پھر مومنوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس عزت کو حاصل کیا جیسا کہ اس آیت میں جو میں نے ابھی پڑھی ہے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اصل عزت تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ پھر اس کا

مظہر اتم ہونے کی حیثیت میں

اس کامل اور مکمل رسول کی ہے جو کامل اور مکمل شریعت لے کر آیا۔ جو تمام انبیاء کا فخر اور تمام مخلوقات کا شرف ہے۔ پھر اس رسول کے طفیل ان لوگوں کو عزت ملتی ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعلیم پر عمل کرتے اور اس سے تعلق محبت کو جوڑتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اگر تم میری نگاہ میں محبوب بننا چاہتے ہو تو تم میرے [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو [illegible] کی حقیقی اطاعت کی [illegible] جو [illegible] ہی قدر [illegible] عزت [illegible] حاصل ہوتی جائے گی۔ اگر تم میری نگاہ میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔ اس کی کامل اطاعت کرو۔ اس کے مقام کو پہچانو۔ اس عزت [illegible] حاصل کرو جو اسے میری نگاہ میں حاصل ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کے ہر فعل کو ایک [illegible] سمجھو اور اس کی اتباع کرو [illegible] میری نگاہ میں عزت پا لو گے [illegible]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ منافق اس بات کو [illegible] بڑے بدقسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں [illegible] کو عزت نہیں سمجھتے وہ سمجھتے ہیں کہ [illegible] عزت بنا دیں۔ ہم جسے چاہیں [illegible] حالانکہ عزت کا سرچشمہ [illegible] ورنہ شرعاً۔ عزت کا [illegible] پاک کی ذات ہے [illegible] ہے لیکن منافق جس کی نگاہ [illegible] سے یہ نہیں جانتی [illegible] یہ سمجھتا ہے کہ ہم مختلف قسم کا [illegible] یا مختلف قسم کی سازشیں کر کے یا [illegible] باندھ کر جس کو چاہیں گے عزت دیں [illegible] جس کو چاہیں گے ذلیل کر دیں۔ [illegible] فرماتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا [illegible] پتہ نہیں کہ عزت اس کو ملتی ہے [illegible] تعلق عزت کے سرچشمہ سے ہوتا ہے [illegible] تعلق عزت کے اس سرچشمہ [illegible] اگر تم اپنا

رشتۂ اطاعت اور [illegible]

اس سرچشمہ [illegible] انسان کامل [illegible] محبت اور [illegible] اور حال ہماری [illegible] جس کے طفیل اب [illegible] کی تو پھر تمہیں یا تمہارے [illegible] کی [illegible] عزت [illegible] کیا ہے [illegible] ذمہ داریاں [illegible] نفسوں میں توحید کو قائم کرو [illegible] تو تم [illegible] تمہارے [illegible] صفات [illegible] زندگی [illegible]

یعنی اس کا رب ہونا، اس کا رحمٰن ہونا، اس کا رحیم ہونا اور اس کا مالک یوم الدین ہونا۔ اگر ہم ان چار صفات کو پوری طرح سمجھنے لگیں اور ہمیں یہ معلوم ہو جائے اور اس حقیقت کا انکشاف ہم پر ہو جائے کہ رب کے کیا معنی ہیں۔ رحمٰن کی صفت کے جلوے کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ رحیمیت اپنا جلوہ کس طرح کرتی ہے اور مالک یوم الدین اپنے تاثر اور تصرف کو دنیا کے سامنے کس طرح پیش کرتا ہے تو دوسری صفات کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے اسلئے سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ان چار امہات الصفات کو بیان کیا اور ان کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق اس پر بڑا زور دیا کہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرو اور ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کا حکم اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت

حاصل کریں۔ کیونکہ اگر ہم ان امہات الصفات کو جو تعداد میں چار ہیں خود نہ سمجھیں اور ہماری عقل پر ان کی حقیقت اور ان کی ماہیت روشن حد تک ہماری سمجھ میں نہ آئے تو ہم اس کے مطابق اپنی زندگی میں وہ صفات کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔ صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے ان صفات کی معرفت کا حصول ضروری ہے ورنہ ہم اپنی زندگیوں میں ان صفات کے پیدا کرنے کی نتیجہ خیز اور ثمر آور کوشش نہیں کر سکتے۔

رب العٰلمین کے معنی بڑے وسیع ہیں

اس وقت میں اس صفت کے متعلق صرف ایک اصولی بات بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ بات یہ ہے کہ رب العٰلمین کے معنی ہیں پیدا کرنے کے بعد تکمیل کا متکفل ہو جانا یعنی جو فطری مطلوب تھا اس کو پورا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو کسی خاص غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان کو جس غرض کے لئے اس نے پیدا کیا ہے اور اس غرض کے حصول کے لئے اس کو جن قویٰ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ان قویٰ کے تدریجی ارتقاء کے بعد ان کو کمال تک پہنچانے کی ذمہ داری اس نے اپنے اوپر لی ہے۔ اس معنی میں وہ رب العٰلمین ہے۔

ذمہ داری اس معنی میں اس نے اپنے پر لی ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں رحمٰن ہوں تمہاری تکمیل کیلئے اور جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے حصول کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ میں تمہیں دوں گا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور حقیقی معنوں میں ایک عبد ہونے کے لئے جس جسمانی قوت یا روحانی طاقت و استعداد کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے وہ طاقتیں اسے دی اور ان کی نشوونما کے لئے جن اسباب مادیہ کی ضرورت تھی۔ وہ اسباب مادیہ پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے ہم پر ظاہر ہوئے۔ ہمارے لئے وہ جلوے اس وقت بھی ظاہر ہوئے کہ ابھی زمانہ کروڑوں سال بعد ہماری پیدائش کا منتظر تھا۔ مگر خدائے علام الغیوب کو چونکہ ہمارا پتہ تھا کہ اس طرح اس کی مشیت سے پیدا ہونے والے ہیں اس لئے کروڑوں اربوں سال پہلے جن چیزوں کی ہمیں اس وقت پیدائش کے بعد ضرورت تھی اور جن کی پیدائش پر کروڑوں اربوں سال گذر جانے تھے ان کو کروڑوں اربوں سال پہلے پیدا کر دیں۔

رحمانیت کے جلوؤں میں

بڑا ہی حسن و احسان ہمیں نظر آتا ہے۔ ہر چیز جو ہمیں ملی۔ یہ زمین اور اس کا جو نظام شمسی ہے اور سیارے ہیں پیدا کئے۔ اور پھر زمین میں یہ قابلیت رکھی کہ وہ پانی کے بعد اس قسم کی غذا پیدا کرتی ہے کہ جو ہمارے جسم کو متوازن غذائیت (balanced diet) دے سکے، متوازن غذا دے سکے۔ اگر زمین میں مثلاً تیزاب جو ہماری غذا کا ایک حصہ ہے اتنا ہوتا جتنا اس وقت اس میں سٹارچ (starch) یعنی نشاستہ ہے تو یہ غذا ہم کھا کر زندہ نہ رہ سکتے۔ غرض ہمارے جسموں کو ایک متوازن طیب غذا کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں وہ خصوصیات پیدا کیں کہ وہ ایک خادم کی حیثیت سے اس متوازن غذا کے ہمارے لئے سامان کرے

پھر رحیمیت ہے

رحیمیت کے معنی ہیں

کہ متضرعانہ دعاؤں اور اعمالِ صالحہ کو قبول کرتے ہوئے ان کا اچھا اور نیک بدلہ ہمیں دیتا ہے۔ ہماری متضرعانہ دعاؤں اور اعمالِ صالحہ میں بہت سے نقائص رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے اور جو نقص رہ جاتا ہے اس کو دور کر دیتا ہے تا عملِ صالح ضائع نہ ہو۔ غرض رحیمیت کے معنی میں پردہ پوشی کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور رحیمیت کے معنی میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ عملِ صالح کا نیک نتیجہ جس صورت میں نکل سکتا تھا عمل صالح کا وہیں پہنچا اس میں کچھ نقص رہ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اس نقص کو دور کرتی ہے۔ اور اس طرح چشم پوشی سے کام لے کر عمل صالح کا وہ نتیجہ نکال دیتی ہے جو اس کا بہتر نتیجہ اور ثمرہ حسنہ نکلنا چاہیئے تھا۔ غرض چشم پوشی کرنا اور نقص کو دور کرنا تا تضیع اعمال نہ ہو۔ اعمال صالح ضائع نہ ہو جائیں۔ رحیمیت کا کام ہے انسان اپنی تمام کوشش اور اپنی نہایت عاجزانہ دعاؤں کے باوجود اس بات پر یقین نہیں کر سکتا اس بات پر تسلی نہیں پا سکتا کہ اس کے اعمال میں کوئی نقص نہیں رہ گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوؤں میں اس نقص کو دور کرنے اور چشم پوشی کے جلوے شامل نہ ہوتے تو ہمارے نیک اعمال کا نیک نتیجہ ہرگز نہ نکلتا۔ غرض اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کا نیک نتیجہ نکالتا ہے وہ اس نیک نتیجہ کے نکالنے میں جس حد تک چشم پوشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ان نقائص کو دور کرتا ہے اور ہمارے اعمال اور ہماری دعاؤں کا نیک نتیجہ نکال دیتا ہے۔

پھر نیک نتیجہ

رحیمیت کے جلوؤں میں

صرف استحقاق پیدا کرنا ہے جس طرح ایک طالب علم جب امتحان دیتا ہے تو اس کی کوششوں کا نیک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بی۔ اے یا ایم۔ اے پاس کر لیتا ہے یہ ایک نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دعائیں کرنے والے اور محنت کرنے والے طلباء کی کوششوں کا نکالتا ہے لیکن بی۔ اے پاس کر لینا یا ایم۔ اے پاس کر لینا جو نتیجہ ہے یہ پورا بدلہ نہیں ہے بلکہ اس نتیجہ سے بدلہ کا استحقاق پیدا ہوتا ہے یعنی بی۔ اے پاس کرنے کے بعد جس قسم کی نوکری کسی کو مل سکتی ہے اس قسم کی نوکری اُسے مل جانی چاہیئے۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد جس قسم کی نوکری اسے مل سکتی ہے وہ نوکری اسے مل جانی چاہیئے۔ یہ نتیجہ ہے جو رحیمیت کے جلوؤں کے بعد کسی کے اعمال کا نکلتا ہے یعنی ایک استحقاق پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن دنیا میں استحقاق پیدا ہونے کے باوجود وہ بدلہ نہیں ملتا جس کا وہ استحقاق مطالبہ کر رہا ہوتا ہے۔ ہزاروں بی۔ اے اور ایم۔ اے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اور انہیں کوئی پوچھتا نہیں۔ ابھی

کراچی کے قیام کے دوران

مجھے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ میں سڑک پہ جا رہا تھا کہ اچانک میری نظر سڑک پہ کام کرنے والے مزدوروں پر پڑی۔ وہ مزدور ادھر اُدھر سے مٹی اُٹھا کر سڑک پہ ڈال رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ایک مزدور عام مزدوروں کی طرح کا نہیں۔ اس میں کوئی الگ بات پائی جاتی تھی کہ اس نے میری توجہ کو جذب کر لیا۔ یہ مزدور مجھے پڑھا لکھا معلوم ہوتا تھا۔ یہ ان کا تاثر تھا۔ بہر حال انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنی کار کھڑی کر لی اور اس مزدور کے پاس گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں بی۔ اے پاس ہوں لیکن نوکری نہیں ملتی اسلئے میں نے سڑک کوٹنے یا سڑک پر مٹی ڈالنے کی مزدوری کر لی ہے۔ پس اگر رحیمیت کے جلوؤں کے پرتو کے نیچے کسی طالب علم کو پاس کر دے یعنی کوئی مثلاً بی۔ اے پاس کرے تو کوئی ضروری نہیں کہ دنیا مالکیت یوم الدین کا نتیجہ ظاہر کرنے کی طاقت بھی رکھتی ہو۔ خیر اللہ تعالیٰ نے اس احمدی افسر کے ذریعہ اپنی مالکیت کا جلوہ دکھانا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس مزدور کو کہا کہ میں فلاں فیکٹری میں ہوں تم وہاں میرے پاس آ جانا۔ میں تمہارے لئے کوئی نوکری تلاش کروں گا۔ چنانچہ وہ مزدور دوسرے دن ان کے پاس گیا انہوں نے اس کے لئے کوئی جگہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔ انہیں معلوم ہوا کہ اس وقت فیکٹری میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں کسی بی۔ اے پاس کو لگایا جائے اس لئے انہوں نے اس کو ایسے مزدور کی جگہ دلوا دی جس کو فیکٹری

دس روپے یومیہ

دیتی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ باہر تین چار روپیہ لے رہا ہو اب اسے قریباً تین سو روپے ماہوار کی نوکری مل گئی۔

غرض اللہ تعالیٰ صرف رحیم نہیں یعنی یہ نہیں کہ جو شخص امتحان دے وہ صرف اس کا نتیجہ نکال دے اور اسے پاس کر دے بلکہ

وہ مالک یوم الدین ہے

ویسے تو بندہ بڑا ہی عاجز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت کے نتیجہ میں اس کی دعاؤں کو قبول کرتا اور اس کی کوششوں کو سراہتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایک استحقاق پیدا کر دیتا ہے یعنی وہ کہتا ہے تمہارا میں نے یہ حق قائم کر دیا ہے۔ پھر وہ اس سے وہ حق چھینتا نہیں بلکہ جو حق رحیمیت کے جلوے سے قائم کر دیا تھا وہ حق اُسے دیتا ہے اس کے سامان پیدا کرتا ہے

ایک تو ہمیں یہ معرفت حاصل ہونی چاہیئے کہ سوائے اللہ کے کوئی ذات ایسی نہیں جو تربیت کی متکفل ہو۔ جو نشوونما کو کمال تک پہنچانے کی ذمہ داری لیتی ہو۔ ماں باپ بھی یہ ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ کتنے ماں باپ ہیں جن کے ذہین بچے ہوتے ہیں لیکن وہ ان کی تربیت نہیں کرتے۔ دنیا کی کوئی مخلوق بھی یہ تربیت نہیں کر سکتی۔ پس ہمیں انسان کی بات کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے

نے اسے اشرف المخلوقات کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ کوئی انسان اس معنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ربوبیت نہیں کرسکتا۔ انسان اگر یہ کہے کہ میں اپنے زور سے یہ کروں گا تو وہ نہیں کرسکتا۔ بہتوں نے دعوے کئے لیکن وہ اپنے دعووں کو سچا کر کے نہ دکھا سکے۔ آپ

روس کے کمیونزم کو لے لیں

آپ سوشلسٹ ممالک کے سوشلزم کو لے لیں، آپ سرمایہ دارانہ حکومتوں کے دعاوی کو لے لیں کسی جگہ بھی آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ ہر شخص کی اس معنی میں ربوبیت ہو رہی ہو۔ بعض کی وہ ربوبیت کرتے ہیں۔ مثلاً فیوڈزم (Faudalism) ہے لیکن یہاں بعض کا سوال نہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ ہر مخلوق کی تربیت سے متکفل ہوں اور ایسا وہ نہیں کرتے بلکہ انہوں نے تو مزدور کی تنخواہ اور ڈیلی ویجز Daily wages کے ساتھ ایسا قانون باندھ دیا ہے کہ جو مزدور ہیں ان کے حقوق نہیں ملتے ہیں کیونکہ ربوبیت کے یہ لوگ متکفل کہلائے جا سکتے ہیں یعنی وہ کہتے تو ہیں کہ ہم تمہاری جسمانی اور روحانی استعدادوں کی نشوونما کریں گے اور اس کے لئے تمام سامان مہیا کرنے کے ہم ذمہ دار ہیں لیکن وہ عملاً ایسا کر نہیں سکے۔ غرض ربوبیت کی صفت کے اندر جو یہ ذمہ داری ہے یہ کہیں نہیں پائی جاتی صرف خدا کے بندوں میں ہی یہ نظر آسکتی ہے اور جو دوسری ذمہ داری ہم پر ہے اس کے ماتحت ہمیں خدا کا بندہ بننا چاہیئے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو محض اس کی صفات کا جان لینا کافی نہیں بلکہ اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنا بھی ضروری ہے ورنہ تو یہ ایک فلسفہ ہے جس کا حسن اور جس کا احسان غیر کا دل موہ لینے کے قابل ہے جب تک وہ حسن اور احسان کا جذبہ ہمارے اندر پیدا نہ ہو اس وقت تک ہم دنیا میں توحید کو قائم نہیں کر سکتے۔

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ وہ ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے اور جس حد تک اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق اور طاقت عطا کی ہے وہ اپنے دائرہ میں پرورش کا متکفل ہو۔ مثلاً اگر وہ خاندان کا بڑا فرد ہے تو وہ اپنی استعداد کے مطابق پرورش کا متکفل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کسی پر اس کی استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا اور پھر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے بھی وہ ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے۔ جماعت بحیثیت جماعت اپنے اندر ربوبیت کی صفت پیدا کرنے کے لئے اس لئے کوشش کرے کہ وہ سمجھے کہ دنیا میں ہم نے توحید باری کو قائم کرنا ہے اور جب تک ہم اپنے نظام میں، اپنے کام میں اور اپنے عمل میں

ربوبیت کی صفت

پیدا نہیں کریں گے ہم دنیا میں توحید کو قائم نہیں کر سکتے۔ غرض جس وقت تک ہر فرد جماعت بحیثیت ایک فرد جماعت، جماعت کے کام میں اپنی ذمہ داری کو نہ نبا ہے۔ اس وقت تک توحید حقیقی دنیا میں قائم نہیں ہو سکتی۔

پس ہم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ربوبیت کی صفت انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

پھر رحمانیت کے جلوے ہیں۔ ہمارے پہلوں نے بڑی خوبصورتی اور بڑے حسن کے ساتھ ان جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کا واقعہ ہے

کہ آپ نے ایک بچے کو روتے دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ کیوں روتا ہے۔ اس بچے کی ماں نے بتایا کہ چونکہ دودھ پیتے بچے کا راشن منظور نہیں کیا جاتا۔ اس لئے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے۔ اب بچہ گندم یا کھجوریں وغیرہ نہیں کھا سکتا۔ لیکن چونکہ دودھ چھڑانے کے نتیجہ میں اس کی جسمانی تربیت اور نشوونما پر ایک بُرا اور گندہ اور مہلک اثر پڑتا ہے اور اس کا اثر پھر روحانی تربیت پر بھی پڑے گا اسلئے حضرت عمرؓ نے خدا کے رحمان کی صفت کو اپنے نظام میں جاری فرمایا اور دودھ پیتے بچوں کے لئے راشن مقرر کر دیا۔

ہم سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں ایسی دے سکتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت چوکس اور بیدار رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے دنیا کو ان کی زندگی میں اور ان کے نظام میں نظر آئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے حسن اور اس کے احسان سے دنیا متعارف ہو جائے اور اس کی طرف کھنچی آئے اور عبد اللہ کے سارے رشتے ان کے نتیجہ میں کٹ جائیں اور صرف خدا سے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق اطاعت اور تعلق عبودیت اور تعلق غلامی قائم ہو اور قائم رہے۔

یہ ذہنیت ہماری جماعت میں پیدا ہونی چاہیئے

اگر یہ ذہنیت ہماری جماعت میں پیدا نہ ہو اور ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے دنیا کو نہ دکھا سکیں تو ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کبھی دنیا میں قائم نہیں کر سکتے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اسکے علاوہ میری اور کوئی غرض نہیں کہ میں توحید باری قائم کرنا چاہتا ہوں۔

رحیمیت کے جلوے بھی (جیسا کہ میں نے کہا ہے) ہمیں دکھانے چاہئیں۔ مالکیت کے جلوے بھی ہمیں دکھانے چاہئیں اگر آپ غور کریں تو آپ بھی میری طرح اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اگر ہم اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی ان چاروں اُمہات الصفات کے جلوے دکھانے میں کامیاب ہو جائیں تبھی اور صرف اسی صورت میں ہم خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کے سلسلہ میں ہماری ایک ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اپنی زندگی میں ان صفات کو قائم کریں اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی زندگی میں دکھا کر دنیا کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے دکھانے کے بعد اسکی معرفت کے حصول کا ذریعہ بنیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ عزت عطا کی ہے کہ انسان کا تصور بھی اس عظیم عزت کا احاطہ نہیں کر سکتا

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت

کو دنیا میں قائم کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم آپؐ کے ہر قول اور ہر فعل کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپؐ کے ہر قول کو اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن کریم کی تفسیر سمجھیں اور آپؐ کے ہر فعل کو ایسا حسین سمجھیں کہ اس کو اپنے اُسوہ اور ایک قابل تقلید نمونہ سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو آپؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اپنے لئے اُسوہ نہ سمجھیں اور اس کی بجائے کوئی اور نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو نہ سمجھا اور نہ اُسے قائم کرنے کی کوشش کی۔

ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل کو جیسا کہ وہ حسین ہے اور احسان کرنیوالا ہے سمجھنے لگیں اور اپنی زندگی کے لئے اسے نمونہ بنا لیں اور اس طرح ہر دنیا میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے کی کوشش کریں تو دنیا بڑی جلدی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان

کی گرویدہ ہو جائیگی کیونکہ اس وقت دنیا میں حقیقی معنی میں نہ کہیں حسن نظر آتا ہے اور نہ کہیں کوئی محسن نظر آتا ہے۔ محسن حقیقی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسمانی اور دنیوی طور پر بھی اور روحانی اور اُخروی لحاظ سے بھی آپ ہی کی ذات محسن اعظم ہے اور آپ ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو انسان نے اس رنگ میں اور اس شان میں اور اس حسن میں اور اس احسان میں پہچانا اور اس سے تعلق رکھا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی ذات کے لحاظ سے بھی اور اپنی صفات کے لحاظ سے بھی بے مثل و مانند ہے لیکن اس کے قریب تر اور اس کے مشابہ تر جو وجود پیدا ہوا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کہا۔ میری صفات کے مظہر اتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم ہیں۔ اگر ہم آپؐ کی زندگی کے ہر پہلو کو اپنے لئے اُسوہ اور نمونہ سمجھیں اور بنائیں تو اپنی استعداد کے مطابق ہم بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہونگے اور ایک لحاظ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کا موجب بنیں گے اور دوسرے لحاظ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دنیا میں قائم کرنے کا وسیلہ بنیں گے۔

پس جماعت کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ دنیا میں توحید کو قائم کیا جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا جائے۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ لیکن اس چھوٹے سے فقرہ میں جیسا کہ میں نے ابھی مختصراً بیان کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھ کر اپنے نفسوں میں انہیں پیدا کرنا (۲) ان صفات کا اپنے نفسوں میں جلوہ دکھا کر دنیا کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعارف کروانا

جماعت ہائے کشمیر و پونچھ کا اخلاص و قربانی کا بہترین مظاہرہ

چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں

پونے دو ہزار روپے وصولی ایک ہزار روپے کے مزید وعدے

ماموریں کی جماعتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے مثال قربانیاں پیش کرتی ہیں اور یہی نظارہ مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کے کشمیر اور پونچھ کے دورہ میں نظر آیا۔ آپ نے دو درجن جماعتوں کا دورہ کیا اور تقریباً پونے دو ہزار روپے نقد وصول ہوئے اور ایک ہزار روپے کے وعدے۔ یہ ہوئے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سنا کر مالی قربانیوں کی تلقین کی گئی تو بعض افراد مخلصین آگے آئے اور بتایا کہ نقدی ان کے پاس نہیں اور ان اشیاء کو فروخت کر کے چندہ وصول کر لیا جائے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان احباب دیگر تمام احباب کے لئے اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب ریٹائرڈ مبلغ آسنور اور مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ پونچھ کے لئے بھی دعا فرمائیں جنہوں نے باوجود علالت کے پورا تعاون فرمایا اور تمام جماعتوں کے لئے بھی ان جماعتوں نے راقم ناظر دعوۃ و تبلیغ و انچارج وقف جدید کے دورہ کے موقعہ پر احمدی صدسالہ جوبلی کا نفرنس کے انعقاد اور تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے بھی مالی قربانیاں کیں علاوہ ازیں وقف جدید کے لئے پہلے سے بڑھ کر چندہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے انفاق فی سبیل اللہ کو قبول کرے اور مزید خدمات دین کی توفیق عطا کرے اور سب کو حقیقی اور مثالی احمدی بنائے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

فہرست معاونین وقف جدید جموں و کشمیر

نمبر شمار	اسماء گرامی	وعدہ سال گذشتہ	وعدہ سال ۱۹۷۱ء
۱	مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر	-	۱۰۰ — ۰۰
۲	،، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بمعہ خاندان	-	۲۴۰ — ۰۰
۳	،، مبارک احمد صاحب ظفر دون کمپنی پو	۱۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۴	،، میر امیر اللہ خان صاحب ایم ایل اے چک ایمرچھ	-	۱۰۰ — ۰۰

فہرست وصولی و وعدہ جات وقف جدید ۱۹۷۱ء صوبہ جموں و کشمیر

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی سال گذشتہ	وصولی ۱۹۷۱ء	مزید وعدہ جات
۱	جماعت احمدیہ سرینگر	۱۴ — ۰۰	۱۲ — ۰۰	۴۲۴ — ۰۰
۲	،، کپواڑہ	-	۱۰ — ۰۰	-
۳	،، ہیہامہ بارہ	۱۴ — ۰۰	۵ — ۰۰	۱۸ — ۰۰
۴	،، شورت	۲۶ — ۰۰	۵۷ — ۰۰	-
۵	،، کنی پورہ	-	۱۴۷ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۶	،، چک ایمرچھ	۵۶ — ۰۰	۱۴۵ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۷	،، آسنور	۱۰۶ — ۵۰	۱۷۵ — ۰۰	-
۸	،، ماندوجن	۲۹ — ۰۰	۴۹ — ۰۰	-
۹	،، رشی نگر	۱۰۴ — ۰۰	۱۶۰ — ۰۰	-
۱۰	،، مانلو	-	۳۰۰ — ۰۰	۱۳۲ — ۰۰
۱۱	شوپیاں سوئن ناس گاگرن	۸۳ — ۰۰	۳۶ — ۰۰	۹۵ — ۰۰
۱۲	جماعت ترکپورہ	-	۱۶۱ — ۰۰	-
۱۳	،، خمریال	-	۱۲ — ۰۰	-
۱۴	،، ہیچہ مرگ	-	۲۸ — ۰۰	-
۱۵	،، اندرون	-	۲۳	-
۱۶	،، اونہ گام	-	۶۶ — ۵۰	-
۱۷	،، اسلام آباد	-	۲۴ — ۰۰	-
۱۸	،، باری پاری گام	۲۵ — ۰۰	-	
۱۹	،، بھدرواہ	۱۹۸ — ۱۲	۱۲۴ — ۳۵	۲۲۶ — ۵۰
۲۰	،، پونچھ	-	۱۰ — ۰۰	-

(حاشیہ:) مجموعی وصولی ۲۳ — ۰۰ ۱۵ — ۰۰ ... ۳۴ — ... ۲۹ — ۰۰ ... ۲۱ — ... ۵۰ — ۱۶۹ — ... مجموعی وصولی ۲۳ ... ۱۷ — ۰۰

کی طرف لے آنا کہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کریں۔ یہ اہم ترین ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو اپنے نفسوں میں قائم کرنے والے ہوں یعنی ہمارے ہر قول اور ہر فعل سے یہ ثابت ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری عزتوں کا سرچشمہ ہیں اور یہ فیض آپ ہی کو عطا کیا گیا ہے۔

آپ کا وجود خدا نما ہے

اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کی ذات کی معرفت حاصل کرنے اور اسکے قرب کو پانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ہی ہو سکتا ہے۔ پس ... نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی اسوہ کی پیروی ترک کر کے آپ کی عزت پر ہی دھبہ لگایا ہے ——

. . . .

——— حقیقتاً تو وہ داغ نہیں جو آپ پر ... اس داغ کے ہم ذمہ دار ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذمہ دار نہیں۔ لیکن دنیا کی نظر میں ایک داغ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اصل یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی آنکھ میں ایک دھبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی دنیادار اس داغدار آنکھ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے تو وہی دھبہ ہوا اس کی آنکھ کا ہے آپ کی شخصیت پر بھی اسے نظر آتا ہے جیسے بڑی عمر کے بوڑھے لوگ بعض دفعہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری نظر دھندلا گئی ہے۔ یعنی ہر چیز ہمیں دھندلی دھندلی نظر آتی ہے۔ حالانکہ وہ چیز دھندلی نہیں ہوتی بلکہ آنکھ دھندلا گئی ہے اس کا اثر اس کے نفس پر یہ پڑا کہ وہ چیز اسے دھندلی نظر آتی پس ہماری غلطی کے نتیجہ میں یہ نگاہ جس کو ہم نے داغدار کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک داغ دیکھتی ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ وہ داغ وہاں نہیں ہے۔ بلکہ اس آنکھ میں داغ ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ تو انتہائی بھیانک اور خطرناک ہے۔ جتنا نعوذ باللہ اس صورت میں ہوتا کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کی نظر کی طرح آپ کی شخصیت پر بھی داغ ہوتا۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ جس کو ہماری آنکھ داغدار دیکھتی ہے اس کی ہم پیروی کیوں کریں اور قصور ہمارا ہوتا ہے کیونکہ ہم نے اپنی غفلت اور بے اعتنائی کے نتیجہ میں اور اپنی سستیوں اور ان وساوس کے نتیجہ میں جو شیطان نے ہمارے دل میں پیدا کئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو چھوڑ دیا، ہم نے آپ کے بعض نمونوں کو چھوڑ دیا اور اس طرح ہم اس چیز کا باعث نہ ہوئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم کریں۔ یہ ایک بڑا نازک معاملہ ہے بڑی اہم ذمہ داری ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہے۔

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ ہم اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا حسن و احسان پیدا کرنے کی کوشش کریں تا اس کے نتیجہ میں یہ اندھی دنیا خدا کے فضل سے روشنی حاصل کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو پہچاننے لگے۔ اور اس طرح یہ وجود جس کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی عزت کا مالک بنایا تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں عزتوں کی تقسیم کے لئے ایک منبع قرار دیا تھا اس کو پہچاننے لگیں اور اس کے طفیل اور اس کے ذریعہ سے اور اس کی قوت قدسی کے نتیجہ میں اور اس کے افاضۂ روحانی کے سبب اللہ تعالیٰ کی عزت کو پہچاننے لگیں جو اصل عزتوں کا مالک ہے

ولادت قادیان ۲۴ اکتوبر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کو دوسرا نواسہ عطا فرمایا عزیز نومولود محترم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور کا پوتا اور عزیزہ مکرم شاہد احمد سلمہٗ کا بیٹا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین ——— (ایڈیٹر)

درخواست دعا خاکسار سے موٹر ڈرائیوری کرتے خطاً ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ جس کے سبب مجھ پر ایک خطرناک کیس بن گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے اور مجھے اس کیس میں بری کرے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد عارف خان از بمبئی

تبلیغی و تربیتی وفد کا دورہ کشمیر

اور

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا نزول

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل سابق انچارج مبلغ کشمیر مقیم سرینگر حال مبلغ حیدرآباد دکن

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح اور بزرگان و احباب کی دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف کا ورد کرتا ہوا ہمارا وفد امسال بھی وادی کشمیر میں داخل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں کا منادی بن کر واپس لوٹا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے تحت خاکسار وسط ماہ ہجرت (مئی) بطور انچارج مبلغ کشمیر سرینگر پہنچ گیا۔ ہمارا تبلیغی و تربیتی وفد ۲۵ ماہ وفا (جولائی) کو وادی کشمیر میں داخل ہوا۔ اور مختلف علاقوں میں پھیل کر تبلیغی و تربیتی کام شروع کر دیا اور دورہ کا آغاز منبر مسیح پر پُرسوز اجتماعی دعا اور تبلیغ سے ہوا۔

صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ مع خاندان اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا وادی کشمیر میں ۲۲ اگست کو ورود مسعود ہوا۔ تو اس دورہ نے ایک دوسرا رنگ پکڑ لیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر قیادت وادی کشمیر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ احباب جماعت نے جس والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ جلسے منعقد کئے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ غیر از جماعت معززین نے بھی بصد اشتیاق زیارت و ملاقات کی۔ سرینگر کے اخبارات نے خبریں اور رپورٹیں کثرت سے شائع کیں۔ شورت و کنی پورہ کے مضافات میں مخالفین نے سر اُٹھایا۔ لیکن وہ جلد ہی نادم ہو گئے اور اس علاقہ میں بیعتیں بھی زیادہ ہوئیں۔ بانڈی پورہ میں بھی مخالفانہ اشتہار شائع ہوا لیکن علاقہ کے تعلیم یافتہ معززین نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی اور اشتہار شائع کرنے والے کو تنبیہ بھی کی۔ دورہ کے آخر میں احمدیہ مسجد سرینگر کے معاملہ میں ایک عظیم نشان اور نہایت کامیاب معدہائی کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ زیر رپورٹ میں مسجد احمدیہ اور دار التبلیغ کی توسیع، دیوار بندی، دوسری منزل، مبلغ کوارٹر، غسلخانوں وغیرہ کی تعمیرات کی تکمیل بھی ہو گی۔ اور اس طرح سے اب یہ تبلیغی و تربیتی وفد حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر قیادت اللہ تعالیٰ کے بیش از بیش فضلوں کی منادی بن کر واپس لوٹا۔

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
(مسیح موعودؑ)

ارکین وفد

ارکین وفد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقررہ دو ماہ میں بڑی محنت، جانفشانی، اور دعاؤں سے کام لے کر احباب جماعت کے تعاون سے اس دورہ کو کامیاب بنایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قرآن کریم، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے رہے۔ قرآن کریم ناظرہ اور ترجمۃ القرآن کی کلاسیں جاری کیں۔ جماعتی تنظیموں کو مضبوط و مستحکم بنانے کی کوشش کی۔ نمازوں کی پابندی کے لئے موثر تحریکیں جاری کیں۔ بالخصوص نماز فجر کی پابندی کے لئے خصوصی انتظامات کئے۔ درود شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجد آفریں اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر احباب جماعت اور بعض مقامات پر غیر احمدیوں کو بھی بیدار کیا جاتا رہا۔ اپنے اپنے مراکز کے مضافات میں وفد کی صورت میں جا کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تبادلہ خیالات کی مجالس اور جلسوں میں تقریروں کے ذریعہ سے پیغام حق پہنچایا گیا۔ ع

ہر گلِ را رنگ و بوئے دیگر است

ارکین وفد نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق لگاتار دو ماہ تک تبلیغی و تربیتی فریضہ انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری سعی مساعی میں خاص برکت دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مندرجہ ذیل مقامات پر ارکین کا تقرر ہوا۔

مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل نائب امیر رشی نگر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم چک ایمرچھ پارٹی پورہ۔ عزیز مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل بانڈی پورہ، عزیز مولوی سلطان احمد صاحب فاضل آسنور۔ عزیز مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل کا تقرر پاری گام اور عزیز مولوی حمید الدین صاحب فاضل شورت اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کا کنی پورہ میں۔ اور خاکسار عبدالحق فضل امیر وفد کا سرینگر میں تقرر ہوا۔ اور ان مراکز اور مضافات میں احباب جماعت کے تعاون سے یہ تبلیغی و تربیتی فریضہ باحسن انجام پایا۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارکین وفد اور عہدیداران جماعت کے ذریعہ اڑتیس افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور کثیر تعداد میں خدمت احمدیت سے متاثر بھی ہوئے۔ نو مبائعین کی تعداد درج ذیل ہے

سرینگر ۵۔ بانڈی پورہ ۴۔ شوپیاں ایک شورت ۱۔ کنی پورہ ایک پاری پارہ گام ایک چک ایمرچھ دو۔ رشی نگر ماندجن ۳۔ آسنور ۳۔ متفرق ۷۔ یہ سب کچھ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بابرکت خاندان کے ورود مسعود کا نتیجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام الٰہی کے مطابق اس مبارک نسل کے متعلق بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بار ہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب کے دورہ کے مختصر کوائف بدر کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ والہانہ استقبال پُر شوکت جلسے، احمدی احباب نیز غیر احمدی دوستوں کا کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست حضرت صاحبزادہ کی بلند پایہ شخصیت سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ جلسوں کے انعقاد [illegible] میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے [illegible] بھی ہوتے رہے۔ سرینگر، شورت، کنی پورہ، پارٹی پورہ، آسنور، پاری گام، بانڈی پورہ میں [illegible] تعداد میں اشتہارات [illegible] کئے گئے۔ اشتہارات میں [illegible]

اخبارات

رہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے دورہ کشمیر میں ورود مسعود کے موقعہ پر [illegible] رشی نے لکھا کہ:۔

"سری نگر۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سرزا غلام احمد کے پوتے وادی کشمیر کے دورے پر آئے ہیں [illegible] کا ہو گا۔ ۲۲ اگست کو آپ وادی کشمیر پہنچے۔ [illegible] اور کنی پورہ میں قیام کے بعد کنی پورہ، شورت تحصیل [illegible] اپنے دورہ کا آغاز کریں گے۔ مختلف مقامات پر جلسے ہوں گے۔ اور سرینگر میں ایک [illegible] کانفرنس ہو گی" روشنی ۲۲ اگست [illegible] کا عنوان تھا:۔

"مرزا وسیم احمد کشمیر کے دورہ پر"

اسی مضمون پر مشتمل سری نگر کے مشہور و معروف غیر احمدیوں کے اخبارات روزنامہ آفتاب، روزنامہ سرینگر ٹائمز [illegible] زمینداروغیرہ میں خبریں شائع ہوئیں۔ وادی کشمیر کے انہی مشہور و معروف اخبارات میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے استقبال، جلسوں اور تقاریر کی رپورٹیں بھی جلی حروف میں شائع ہوتی رہیں۔ [illegible] بڑی تعداد میں [illegible] پڑھی جاتی [illegible] اس طرح پوری وادی کشمیر [illegible] دورہ کی شہرت [illegible] ہیں بطور نمونہ اخبار [illegible] کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

"سری نگر۔ حضرت مرزا وسیم احمد [illegible] قادیان سے ۲۲ اگست کو کشمیر وارد ہوئے [illegible] اسلام آباد، اور کنی پورہ [illegible] جماعت کے افراد نے استقبال کیا [illegible] ۲۳ اگست کو جلسہ میں آپ نے [illegible] گھنٹہ تک تقریر کی۔ شورت [illegible] میں بھی اجلاس منعقد ہوئے [illegible] نے تقاریر فرمائیں۔ اور [illegible] جذبہ ایثار و محبت پر تحسین [illegible]

کانفرنس

[illegible] منعقد ہوئی [illegible]

قلیل عرصہ میں ہی کانفرنس کے انتظامات کرنا پڑے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مؤثر کامیاب اور عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدر مجلس استقبالیہ خاکسار عبد الحق فضل، جنرل سیکرٹری مکرم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر، سیکرٹری تبلیغ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب اور سیکرٹری نشر و اشاعت بابو محمد یوسف صاحب اور احباب جماعت احمدیہ سرینگر کے تعاون سے جملہ کام انجام پاتے۔ عزیزان ڈاکٹر محمود احمد صاحب و ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے علاوہ ڈاکٹر شوکت احمد صاحب عزیز لال احمد صاحب نے پورا تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بیش از بیش فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

وادی کشمیر کی جماعتوں کے صدر صاحبان کانفرنس کے اعزازی ممبر تھے کانفرنس کے چندہ کی فراہمی اور احباب کی فراہمی نیز احباب جماعت کی کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت کے سلسلہ میں صدر صاحبان و احباب جماعت نے پُر اخلاص تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشمیر کی بیرونی جماعتوں کے مندوبین پانچ صد کے قریب کانفرنس میں شریک ہوئے۔ حالانکہ یہ دن فصل کی کٹائی کے تھے، بادل بھی سروں پر منڈلا رہے تھے بشدید بارش اور ژالہ باری سے فصلوں کے نقصان کا بھی سخت خطرہ ہوتا ہے۔ غیر احمدی طعنہ زنی بھی کرتے رہے کہ ایسے موقعہ پر فصل کٹائی کی اہم مصروفیت کو نظر انداز کر کے کانفرنس میں شرکت کرنا عدم تدبر کا نتیجہ اور دیوانگی ہے۔ لیکن احباب جماعت نے نہایت بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی مشکلات برداشت کر کے کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل کو دیکھا۔ اس قسم کے مواقع پر جو مخالف طعنہ زنی کرتے ہیں وہ درحقیقت ان کی عدم بصیرت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ احمدی علیٰ وجہ البصیرت حق و صداقت پر قائم ہوتے ہیں۔ اس لئے مومنین اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات اور برکات مشاہدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں وادی کشمیر میں ایک عظیم الشان نشان یہ ظاہر ہوا کہ غیر معمولی طور پر امسال وادی میں مسلسل آگ کی وارداتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اتنی کثرت سے مکانات آگ سے

جل کر راکھ ہوئے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ بعض مقامات پر تو پوری کی پوری بستیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی احمدی کا مکان ان دنوں میں نہیں جلا سب کے سب بچائے گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کبھی کسی احمدی کا مکان آگ سے نہیں جلتا بلکہ یہ مطلب ہے کہ دنیا میں جب کوئی مصیبت عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مامور کی جماعت کی معجزانہ حفاظت فرما کر اپنی مسیح اور احمدیت کی صداقت کا ایک اور ثبوت مہیا فرما دیتا ہے۔ اس لئے احمدی احباب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہوئے اس قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں جو غیروں کی نگاہ میں دیوانگی معلوم دیتی ہیں۔

کانفرنس مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض احاطہ میں منعقد ہوئی۔ شامیانے اور قناتیں اور بینٹ نصب کر کے الہامی اقتباسات سے جلسہ گاہ کے وسیع میدان کو مزین کیا گیا دو قسم کے بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے گئے دعوتی کارڈ اور ہینڈ بل بھی شائع کئے گئے جو شہر میں مختلف مقامات پر چسپاں اور تقسیم کئے گئے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی بھجوائے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی معززین بھی کثیر تعداد میں کانفرنس کی کارروائی سماعت فرماتے رہے اور بہت زیادہ متاثر ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اخبارات کانفرنس کی تشہیر اخبارات میں بھی وسیع پیمانہ پر کی گئی اخبار "روشنی" "سرینگر ٹائمز" اور "ہمدرد" میں بطور اشتہار پوسٹر شائع ہوئے۔ روزنامہ آفتاب نے کانفرنس کی خبر مختصر طور پر ۱۰ ستمبر میں اس طرح شائع کی کہ:-

"سری نگر۔ جماعت احمدیہ کشمیر کے زیر اہتمام ۱۲ اور ۱۳ ستمبر کو احاطہ مسجد احمدیہ میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ جلسوں میں تحقیق حق اور حقیقت اسلام پر روشنی ڈالی جائے گی۔"

(روزنامہ آفتاب ۱۰ ستمبر)

روزنامہ "آفتاب" نے ایک مستقل عنوان "خضر سوچتا ہے وُلر کے کنارے" کے تحت جو "شہر بڑی باتیں" کے ضمن میں، غیر احمدیوں پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"شہر میں مرزائی صاحبان پھر اپنے قصہ درد سنانے آگئے ہیں

وہی ختم نبوت کا قصہ وہی مہر نبوت کی دلیل اور وہی راگ کہ ؎

ابن مریم مرگئے حق کی قسم
داخل جنت ہوئے وہ محترم

اب یہ لوگوں کا کام ہے کہ ابن مریم ہے ——— خلاباز آرم سٹرانگ کی ہمراہی میں جاکر یا تو سٹار لیف پر ملاقات کریں یا پھر خانیار شریف میں مقبرہ یوز آسف پر جاکر اور پھر ایک انجکشن سے سب کے دکھ درد دور نہ ہو جائیں تو مرزا صاحب اپنے امتی نبی ہونے کا دعوے واپس لے لیں گے۔"

(روزنامہ آفتاب ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء)

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس ہر پہلو سے بڑی کامیاب رہی

بارشیں امسال وادی کشمیر میں پانی کی غیر معمولی قلت محسوس کی گئی شاید اس سے قبل ایسا کبھی نہیں ہوا۔ فصلوں کو قلت آب سے بہت نقصان پہنچا اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کی فصلیں معجزانہ طور پر محفوظ رہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ۲۲ راگست کو وادی کشمیر میں تشریف فرما ہوئے اور ۲۱ راگست کو شدید بارش ہو رہی تھی۔ اس کے بعد وقفہ وقفہ کے ساتھ بارشیں ہوتی رہیں جن سے فصلوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اس مضمون کو کشمیر کے مشہور احمدی شاعر "جناب ناظر" نے اپنی استقبالیہ نظم "آج" میں بڑے لطیف انداز میں پیش کیا ہے اور یہ بھی تصرف الٰہی دیکھا کہ جماعتوں میں جلسے ہوتے رہے اور جلسوں کے موقعہ پر مطلع صاف ہو جاتا رہا اور اختتام پر پھر بارش شروع ہو جاتی۔ احباب جماعت نے اس تصرف الٰہی کا بھی مشاہدہ کیا۔ ہماری کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی فضا میں جاری رہی۔ جونہی کانفرنس ختم ہوئی بارش شروع ہو گئی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ دورہ اور کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ کامیاب رہے۔

تعمیرات عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیرات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ تعمیری کمیٹی کے صدر اور سیکرٹری خاکسار مقرر ہوئے مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ، مکرم سعید احمد صاحب شالہ ٹینگ۔ سنور کمیٹی کے ممبران مقرر ہوئے۔ مقامی طور پر مکرم بابو تاج الدین صاحب مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عزیزان ڈاکٹر محمود احمد صاحب ڈاکٹر اقبال احمد صاحب اور دوسرے احباب تعاون فرماتے رہے۔ مسجد احمدیہ کی اور لائبریری کی توسیع ہوئی۔ اوپر کی منزل تیار ہوئی۔ مبلغ کے لئے آرام دہ کوارٹر تیار ہوا۔ دو غسلخانے تعمیر ہوئے واٹر پائپ اور الیکٹرک فٹنگ کی تکمیل اور دیوار بندی ہوئی۔ اس سلسلہ میں مکرم بابو تاج الدین صاحب اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے پُر اخلاص تعاون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو بیش از بیش روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

شکریہ احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان کی دعاؤں کے نتیجہ میں جملہ دینی امور انجام پاتے رہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو صحت و سلامتی اور خصوصی تائید و نصرت کی بشارت عطا فرمادے۔ آمین۔

جملہ احباب جماعت غیر از جماعت اور حکام کا خاکسار شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس تعاون علی البر کے نتیجہ میں بیش بہا روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم قریشی محمد مقبل صاحب شاہجہانپور سے مبلغ دس روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ طرفہ خاتون صاحبہ کے لئے احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں نرینہ اولاد سے نوازے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ — (ایڈیٹر)

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ الحاج محمد حسن صاحب مرحوم ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار بشارت احمد مبلغ یادگیر

۳۔ خاکسار کے خسر محترم سید مدار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیموگہ کو قریب ایک ماہ سے بخار کی شکایت ہے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی عمر دے۔ آمین۔ خاکسار حاجی ایم نذیر احمد شیموگہ

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اور اس کے فوائد

از عزیزم عبدالرشید ضیا متعلم مولوی فاضل کلاس۔ مدرسہ احمدیہ قادیان

رمضان المبارک کا مہینہ پھر اپنی برکتوں کو لئے ہوئے آرہا ہے۔ نہایت ہی خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو اس مبارک ماہ کو پائیں گے اور اس کی برکتوں سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھائیں گے کیونکہ قرآن کریم میں اس مہینہ کی عظمت یوں بیان کی گئی ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

(البقرہ ۲۲ ع)

کہ رمضان مبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا ہے۔ وہ قرآن جو تمام دنیا کے لئے باعث ہدایت اور ہدایت کے نشانات پر مشتمل ہے پس جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ روزہ رکھے۔ گویا نزول وحی الٰہی اور برکات سماویہ کا اس مہینہ سے خاص تعلق ہے۔

رمضان کا مبارک مہینہ جب شروع ہوتا ہے۔ تو ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و زن کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا کے حکم کی تعمیل میں سحری سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا اور پینا اور ازدواجی تعلقات چھوڑ دیں۔ جھوٹ فحش گوئی اور دیگر لغویات سے اجتناب کریں اور اس روزہ کی حالت میں عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ یعنی جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو قید کیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اس میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور کھول دیئے جاتے ہیں جنت کے دروازے اور ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے طلب کرنے والے نیکی کے متوجہ ہو اللہ کی طرف اور اے طلب کرنے والے برائی کے باز رہ برائی سے اللہ کے لئے ہیں آزاد کئے ہوئے آگ سے اور یہ پکارنا ہر شب کو ہوتا ہے۔ غرض اس حدیث سے رمضان المبارک کی عظمت ثابت ہوتی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں روحانیت کا کس قدر انتشار ہوتا ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور لے جانے والی بستیوں کو بند کیا جاتا ہے

اور پھر رمضان المبارک کی عظمت کا بیان اس حدیث قدسی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس میں بیان کیا گیا ہے اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اگرچہ اسلام کی جتنی بھی عبادتیں مقرر ہیں سب کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لیکن رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں فرماتا ہے کہ اس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں۔ چونکہ اس میں ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے اور ازدواجی تعلقات سے پاک ہے اسی طرح ایک مسلمان بھی باوجود ان کے حلال ہونے کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور یہ فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہے۔ ایک یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے بمقابلہ تمام عبادتوں کے کہ وہ ایسی نہیں۔ پس یہ ریا سے خالص ہے اور دوسرے یہ کہ روزے میں نفس کشی اور بھوک اور پیاس سے صبر کرنا پڑتا ہے اور یہ اور عبادتوں میں حاصل نہیں ہے۔

روزے اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی فرض تھے اور اسلام جو تاریخی اعتبار سے آخری مذہب ہے اور اس میں بھی یہ عبادت مقرر ہے۔ جیسے کہ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ چونکہ سابقہ ادیان میں خاص خاص دن تھے لیکن مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ متواتر مقرر فرمایا۔ اور یہ روزے اس لئے مقرر فرمائے گئے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس جملہ کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ تاکہ تم ان قوموں کے اعتراض سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے رہے ہیں۔ غرض اگر مسلمانوں کے مذہب میں روزے نہ ہوتے تو مسلمان دوسری قوموں کے اعتراض کا نشانہ بنتے

روزے کے فوائد۔ روزے کے کئی فوائد ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

● — روزہ رکھنے کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ٹریننگ دینا چاہتا ہے یعنی وہ ان کو اس قابل بنانا چاہتا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب کا مقابلہ کریں اور بھوک و پیاس برداشت کرکے جفاکشی اور محنت سے کام کرنے کے عادی بن جائیں

● — روزے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ روزہ دار کو اس کے اندر اپنے دوسرے غریب اور مسکین بھائیوں کی تکلیف کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ ان کی امداد کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس طرح ایک طرف وہ قوم کے ایک کمزور حصہ کو سنوارنے کا موجب بنتا ہے۔ اور دوسری طرف ان کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

● — روزے کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسانی خوراک بہت حد تک کم ہو کر اقتصادی پہلو سے ملک اور قوم کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اس طرح قومی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس کا مال بچ جاتا ہے۔

● — حلال چیزوں کو چھوڑ کر [illegible] ناجائز چیزوں سے بچنے کا سبق بھی روزے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اس طرح روزے کے ذریعہ سے انسان اپنے جذبات کو غصہ، غصہ و غضب پر قابو پانے کے قابل بن جاتا ہے۔

● — پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے اور ایک انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسی طرح انسان کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس کی طرف حدیث شریف اشارہ کرتی ہے کہ مومن کے روزے کا بدلہ میں خود ہو جاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔

* * * * * * *

رڑکی کانفرنس — بقیہ صفحہ اول

لیکن مقامی دوستوں کی خواہش اور ان کے اصرار پر جلسہ کا ایک دن بڑھانا پڑا۔ چنانچہ ۲۶ راکتوبر کو بھی جلسہ کا پروگرام کامیاب رہا۔ پہلے روز زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ساڑھے نو بجے شام سے بارہ بجے رات تک جلسہ پیشوایان مذاہب کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں سلسلہ کے علماء کے علاوہ مقامی تین چار غیر مسلم مقررین نے بھی پُر از معلومات تقاریر کیں۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۹

اللہ تعالیٰ نے اس جلسے کو اس قدر کامیاب و کامران فرمایا کہ مخالفت کرنیوالے غیر از جماعت مسلمان بھی ہزاروں کی تعداد میں ہمارے نقطۂ نظر کو سننے کے لئے شریک جلسہ ہوئے۔ اور اول سے آخر تک کامل توجہ اور انہماک کے ساتھ جملہ تقاریر کو سنتے رہے۔

دوسرے روز ۲۶ راکتوبر کو سات بجے سے دس بجے رات تک جلسہ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ اس میں پہلے دن سے بھی سامعین کی تعداد زیادہ تھی۔ سب نے اس جلسہ کی افادیت کا علی الاعلان اقرار کیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ ایسے پُر لطف جلسے ہر سال ہی اسی [illegible] کئے جانے چاہئیں۔

جلسہ کے دونوں روز پولیس اور مقامی سرکاری افسران کی طرف سے تمام انتظامات کئے گئے تھے۔ اس طرح بڑے ہی اچھے ماحول میں جلسہ کے دونوں اجلاس منعقد ہوئے تفصیلی حالات اور مکمل رپورٹ کے لئے رڑکی آئندہ اشاعت کا انتظار [illegible]

شذرات

ازدواجی قانون میں انقلاب

رومن کیتھولک مذہب، طلاق کی اجازت نہیں دیتا۔ بلا یہ کہ عورت خصمت بدرست غیر ہو مگر پروٹسٹنٹ فرقہ کے عیسائیوں نے اس شرط کو اڑا دیا اور طلاق کے لئے دوسری وجوہ بھی کافی سمجھی جانے لگیں کیونکہ ... فرقہ کے عیسائی اپنے مذہبی حکم پر جمے رہے اور انہوں نے مطلق طلاق کی اجازت کبھی نہیں دی۔ حکومت اٹلی کو طلاق کے بارے میں پاپائیت سے لڑتے ہوتے ۹۲ سال ہو گئے مگر اسے کامیابی نہ ہو سکی۔ اب اٹالین سینٹ نے طلاق کا بل ۴۲ کی اکثریت سے منظور کر لیا۔ اور یہاں آکر ایک صدی کی جدو جہد کے کیتھولک چرچ کو شکست اٹھانی پڑی۔ ابھی اس بل کو ایوانِ بالا سے ایوانِ زیریں میں بحث کے لئے لایا جائے گا لیکن اٹلی کے تمام حلقوں کو یقین ہے کہ یہاں بھی اسے کامیابی ہوگی اور ازدواجی قانون پر پاپائے اعظم کی جو اجارہ داری قائم تھی وہ ختم ہو جائے گی۔

یہ وہ یورپ ہے جس کے ارکانِ مذہب، رجالِ سیاست، مورخوں، مصنفوں، پارلیمنٹ کے ممبروں اور رسالہ ڈول اور ... نے اسی طلاق اور زوجیت کے مسئلہ پر اسلام کو پوری قوت سے بدنام کیا اور مسلمانوں پر الزام لگایا کہ وہ عورتوں کو پیروں کی جوتی سمجھتے ہیں کہ جب چاہا اسے اتار کر پھینک دیا۔ ایسے ہی مسائل کی بنیاد پر اسلام کو رجعت پسند، غیر معقول اور ناقابلِ عمل بتایا گیا لیکن آج سائنس اور عقلیت کے اس دور میں کیتھولک عیسائیوں کو بھی وہ نقطہ نظر اختیار کرنا پڑا جس کے لئے وہ کبھی آمادہ نہ ہوئے اور اسی نقطہ پر آگئے جو اسلام نے ہموار کیا تھا۔ ہندوستان میں ہندو مذہب بھی طلاق کا حامی نہ تھا۔ اور نہ اس میں یہ گنجائش تھی کہ باپ کے ورثہ سے لڑکیوں کو بھی حصہ ملے۔ مگر زمانہ نے مجبور کر کے یہ دونوں باتیں ہندو کوڈ بل کے ذریعے منوا لیں پھر بھی الٹا سبق مسلمانوں ہی کو پڑھایا جاتا ہے تاکہ کسی پر اسلام سے خوشہ چینی کا الزام نہ آسکے۔

مغربی جرمنی میں کئی بار یہ بحث اٹھ چکی ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں جو مرد ہلاک ہوئے ان کی وجہ سے عورتوں کی تعداد ایک تناسب بڑھ گئی ہے آخر ان عورتوں کی مشکلات کیونکر حل ہوں؟ اس سوال کے جواب میں چند زوجیت کا نام لیا گیا۔ یعنی ایک مرد دو شادیاں کرے تاکہ فالتو عورتوں کو تحفظ کا سامان حاصل ہو جائے۔ فی الحال یہ آواز دب گئی ہے لیکن وہ دن ضرور آئے گا کہ جس طرح مسئلہ طلاق کو آہستہ آہستہ قبول کیا گیا ہے۔ ضرورت کے مطابق چند زوجیت کو بھی قبول کر لیا جائے گا۔ سائنس زدہ اور عقلیت پسند قدرت کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ (الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۳)

مذکورۃ الصدر اقتباس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیے اور پھر معزز قارئین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر نظر ڈالیے جس پر حضور نے بہت پہلے سے یہ پیشگوئی فرما دی تھی کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

کون ہے جس کا دل علام الغیوب خدا کی ان عظیم قدرتوں پر سوجان سے فدا نہیں ہو جاتا؟ —— (ایڈیٹر)

اعلاناتِ نکاح

... صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا مورخہ ... ۱۰ کو ... اعلان فرمایا۔

... محمد حنیف صاحب ... بنتی عبدالرحمان صاحب ... کا نکاح محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ ... حسین صاحب ... سے دو ہزار روپیہ ... اور مکرم ظہیر احمد صاحب ... ابن مکرم محمد احمد صاحب ... کا نکاح مکرمہ نور جہاں ... ۱۱۰۰/- روپیہ مہر پر ...

... نے اس خوشی میں ... روپیہ ... فنڈ اور ... ۵ روپیہ امانت ... دیئے ہیں۔ دوست ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

... سیکرٹری ...

معلومات عامہ

بین الاقوامی اسلامی تنظیم

انڈونیشیا کے مقام بینڈونگ میں بین الاقوامی اسلامی تنظیم کی سات روزہ کانفرنس ۱۰ اکتوبر کو ختم ہو گئی۔ پہلے اس کا نام افریشیائی اسلامی کانفرنس تھا بعد میں اسے بین الاقوامی اسلامی تنظیم کا نام دیا گیا۔ اس کانفرنس میں جو فیصلے کئے، اخبار الجمعیۃ دہلی میں شائع شدہ تفصیل کے مطابق ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ اس تنظیم کا ایک پریسیڈیم ہوگا اور اس کا سربراہ پاکستان کا نمائندہ ہوگا۔
۲۔ اس تنظیم کا مقصد اسلامی اخوت کا استحکام اور بین الاقوامی ملکوں کو فروغ دینا ہے۔
۳۔ بین الاقوامی اسلامی تنظیم سے تمام وہ اسلامی ادارے منسلک ہو سکتے ہیں جو اس کے مقاصد اور نظریات سے اتفاق رکھتے ہوں۔
۴۔ بین الاقوامی اسلامی تنظیم کے پریسیڈیم میں انڈونیشیا، نائیجیریا اور شام جو مغربی جرمنی کے نمائندہ نائب صدر رہوں گے۔
۵۔ ایک مرکزی انتظامی بیورو ہوگا اور اس کا سربراہ انڈونیشیا کا نمائندہ ہوگا۔
۶۔ یہ تنظیم ایک اسلامی بنک قائم کرے گی۔
۷۔ اور غیر مسلم ممالک میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے ایک اسلامی فاؤنڈیشن قائم کرے گی۔

● کانفرنس میں ہندوستان سمیت ۲۵ ملکوں کے نمائندے شریک تھے۔

(ملخص از الجمعیۃ دہلی ۱۰/۱۴/۱۲)

بنگلور کے ایک گرجا میں احمدیہ لٹریچر کی تقسیم

خاکسار کے مکان سے تھوڑی دور پر عیسائیوں کا بیرین بیاپٹسٹ کالج ہے اور ایک قریب ہی گرجا گھر ہے ۱۸/۹ جمعہ کی شام کے چھ بجے اس گرجا میں عیسائیوں کی ایک میٹنگ ہوئی اور ساتھ ساتھ ایک فلم بھی دکھائی گئی۔ خاکسار اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے سوئے عیسائیت سے متعلق سلسلہ کا لٹریچر لے کر وہاں پہنچا۔ کالج کے لڑکوں نے جو وہاں جمع تھے مجھے خوش آمدید کہا۔ خاکسار ان کا شکریہ ادا کر کے گرجا کے اندر داخل ہوا تو وہاں بیسیوں بیرین بیاپٹسٹ کالج کی طالبات اور طلباء پادری اور بیسیوں باہر کے لوگ جمع تھے اور خاکسار کو ایک کرسی پر بٹھایا گیا۔ چند منٹ بعد ایک پادری اٹھ کر سٹیج پر آیا۔ ایک مختصر تقریر جو انگریزی زبان میں تھی کرنے کے بعد خاکسار کے قریب ہی آکر بیٹھ گیا۔ پھر ایک امریکن پادری نے تقریر کی اور وہ بھی قریب ہی آکر بیٹھ گیا۔

خاکسار کی چھوٹی بہن سارہ عمر آٹھ سال ساتھ تھی اس کی تحریک پر ہم نے موجود لٹریچر میں سے قریب والے پادری کو قبر مسیح یعنے Jesus in Tomb پیش کیا جس نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ پھر کئی لڑکیوں کو پیش کر کے امریکن پادری کو پیش کیا پادری صاحب نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ خاکسار نے کہا:

"میں ایک مسلمان ہوں میرا نام محمد عظمت اللہ احمدی ہے یہ کتاب اسلام کے اندر قائم ہونے والی مسیح موعود کی جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کے لئے تحفہ ہے۔ یہ وہی مسیح موعود ہے جس کا آپ اور دیگر مسلمان انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۸۳۵ء میں پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہو کر ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ آپ کی جماعت دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے میں بھی اس کا ایک فرد ہوں۔"

یہ سن کر پادری صاحب نے جواب تو کچھ نہ دیا لیکن بیٹھنے کے لئے بہت اصرار کیا۔ اس طرح اور بہت سے دوستوں کو لٹریچر پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

خاکسار محمد عظمت اللہ ...

بقیہ صفحہ اوّل

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سنایا۔

شانِ خاتم النبیین محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی نے اپنے مخصوص انداز خطابت میں اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات کے ذریعہ اس کی ذات کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے ان تجلیوں کے اظہار کے لئے سلسلۂ نبوت کا اجراء فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام ہی وہ پہلا شخص تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی تجلیات اور اپنی الوہیت کو پیش کرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ یہ سلسلہ جاری رہا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت رسول کریم صلعم کی آمد اور آپ کے فیضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ محمدی فیضان قیامت تک چلنے والا اور لازوال چشمہ ہے۔ جس طرح قیامت تک کے لئے دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید قائم رہنی ہے اسی طرح رسالت محمدی بھی قیامت تک جاری و ابدی ہے۔ فاضل مقرر نے نہایت تفصیلی اور دلنشین انداز میں ختم نبوت کی حقیقت کی وضاحت فرمائی۔

مکرم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد مکرم فضل احمد صاحب بادگیر نے ایک نعتیہ کلام سے

بدر کا ہے ذکی شان خیر الانام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پڑھ کر سنایا۔

صدارتی تقریر آخر میں محترم حضرت میاں [illegible] صاحب کی صدارتی تقریر ہوئی۔ آنمحترم نے فرمایا کہ محبوب سے محبت کرنا اور اس کی تعریف میں مدح سرائی کرنا ایک قدرتی اور فطرتی بات ہے۔ امت محمدیہ میں سے ہر فرد حضرت رسول کریم صلعم کے لئے اپنے اپنے رنگ میں پیار و محبت کا اظہار اور دعویٰ کرتا ہے۔ اور جب بھی اپنے محبوب صلعم کا نام کسی کی زبان پر آتا ہے فوراً محبت و پیار کے جذبہ سے سرشار ہو کر آپ پر درود و سلام پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اسی ضمن میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول صلعم کی زندہ اور ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ ایک سچا عاشق اپنے معشوق کے ساتھ صرف زبانی ہی دعویٰ محبت نہیں کرتا بلکہ اپنے معشوق کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی وہ تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے ...... خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جاتے ہیں" (آئینہ کمالات اسلام)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان حملوں کی مدافعت اور حضرت رسول کریم صلعم کی عزت و عظمت کی حفاظت کے لئے بیسیوں معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائیں۔ آنحضرت صلعم کے مشن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اپنے قول و فعل اور عدیم النظیر قربانیوں سے کوشش کر رہی ہے اور اللہ کے فضل سے عظیم الشان کامیابیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اس صدی میں ۸۰ سال سے ساری دنیا میں نور محمدی کے پھیلانے کی توفیق اور سعادت صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ آخر میں حضرت صاحب صدر نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنی کوششوں کو تیز کرو۔ اور اپنے عملی نمونوں سے یہ ثابت کرو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں اور آپ کا نورِ نبوت تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

اس روحانیت سے پُر تقریر کے بعد ایک لمبی دعا ہوئی بعد ازیں آج کی اس روحانی مجلس کی پہلی نشست ۶½ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد آج کے دوسرے اجلاس کا آغاز ۸ بجے شب زیر صدارت محترمی جناب صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر جماعت ہائے کیرالا منعقد ہوا۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد منصور احمد صاحب حیدرآبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام سے

"اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے"

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

اسلام میں ہستی باری تعالیٰ کا تصور اس عنوان پر مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف عقلی و نقلی دلائل سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مہیا کرتے ہوئے بتایا کہ ہر مذہب میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ اس عالم کون و مکان کا ایک خالق و مالک ہے۔

اس سلسلہ میں دہریوں کی طرف سے کئے جانے والے مختلف اعتراضوں کے جواب بھی دیئے گئے۔

تلگو تقریر مکرم بشیر الدین صاحب نے تلگو میں ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے بنی نوع انسان کی ترقی و بہبودی کے لئے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے مامورین من اللہ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور آپ کی تعلیمات اور پیشگوئیوں پر مختصر تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم منڈا سگر صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی نے نہایت ہی دلنشیں اور مخصوص انداز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم جو موقعہ محل کے عین مطابق تھی زبانی سنائی۔ اس کمسن بچی نے سب حاضرین کی مبارکبادیاں اور دعائیں حاصل کیں۔ بارک اللہ لہا۔

صداقت مسیح موعود علیہ السلام مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی و یوپی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات کی روشنی میں آپ کی صداقت ثابت فرمائی۔ تاریخ احمدیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے مختلف ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے ایک الہام الٰہی اِنّی مُهِينٌ مَن اَرادَ اِهانَتَكَ اِنّی مُعِينٌ مَن اَرادَ اِعانَتَكَ کی روشنی میں آپ کی عظیم الشان کامیابی اور آپ کے مخالفوں کی ناکامی دلچسپ بیان کی۔ آخر میں آپ نے احمدیت کے عظیم مستقبل کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیاں بیان کیں۔

بعد میں محترم عبد المنان صاحب آف چنتہ کنٹہ نے محترم عبد الرحیم صاحب ثانی مرحوم کی ایک نظم نہایت اچھے پیرائے میں پڑھ کر سنائی۔ اور تمام حاضرین محظوظ ہوتے رہے۔

صدارتی تقریر محترم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "انی معین من اراد اعانتک" اس کا [illegible] صرف حضرت مسیح موعود کی ذات سے ہی مخصوص نہیں بلکہ آپ کے سچے متبعین کیلئے بھی یہ [illegible] نشان بنتا رہا ہے۔ تاریخ احمدیت میں [illegible] ہزاروں مثالیں پائی جاتی ہیں ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں احمد[یت] کو تباہ و برباد کرنے کے لئے منظم کوشش کی گئی تھی۔ لیکن جتنی زیادہ مخالفت ہوتی رہی اتنی ہی زیادہ خدا تعالیٰ احمدیت کو ترقی دیتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے گاؤں [illegible] کا واقعہ سنایا۔ آخر میں آپ نے غیر احمدی دوستوں سے احمد[یت] کے بارے میں سنجیدگی سے غور و فکر کی ہدایت فرمائی۔

صاحب صدر کی تقریر ملیالم زبان میں ہوئی تھی۔ خاکسار نے اردو زبان میں تقریر کا ترجمہ سنایا۔

آخر میں مکرم میر احمد صادق صاحب کے شکریہ اور صاحب صدر کی لمبی پُرسوز دعا کے بعد دوسرے دن کا [اجلاس] نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

نمائندہ کانفرنس

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ایک [illegible] جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مندوبین کے لئے الگ مخصوص کی گئی تھی تاکہ مستقبل میں تبلیغی و دیگر [illegible] کو تیز اور اجاگر کرنے کے منصوبے بنا[ئے] جائیں۔

چنانچہ یہ نمائندہ کانفرنس مورخہ [illegible] اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۱۰½ بجے صاحبزادہ حضرت میاں صاحب کی زیر سرپرستی اور محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت [illegible] مولوی حکیم محمد الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور برادرم شفیق احمد صاحب تیماپوری کی نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

نکاحات اس موقعہ پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے [illegible] نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے [illegible] نکاح کا فلسفہ [illegible] کی تشریح بیان فرمائی۔

بیعتیں جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل حضرت [illegible] صاحب نے [illegible] بیعتوں کا اعلان [illegible] مسجد فضل عمر کے موقعہ پر بھی [illegible] روحوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستگ[ی]

...ن فرمایا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے مستفیض بخشے اور احمدیت کے ثمرات سے مالا مال کر دے۔ آمین۔

ان اجلاسوں کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب نے اس کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی اور تربیتی و تبلیغی امور کو تیز کرنے کے لئے تجاویز اور اُن پر عمل کرنے کے متعلق ذکر فرمایا۔

نمائندگان کی تقاریر بعد ازیں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے نمائندگان نے اپنی اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی محمد رفعت اللہ صاحب غوری (یادگیر) محمد عظمت اللہ صاحب (کرنول) میر احمد صادق صاحب ایم۔ اے (حیدرآباد) محمد صبغت اللہ صاحب (بنگلور) محمد رحمت اللہ صاحب (چنتہ کنٹہ) مولوی اشرف علی صاحب (صوبہ کیرالہ) مولوی کمال الدین صاحب (مدراس) سید منظور احمد صاحب (اڑیسہ) مبشر الدین صاحب (اڑیسہ) محمد احمد سوٹیجہ صاحب (کنانور) انوار احمد صاحب (زراؤ پولی) بشیر الدین الہ دین صاحب (سکندرآباد) منظر اکرم صاحب (دہلی) خضر محمود صاحب (شیموگہ) عبدالحمید شریف صاحب (ساگر) شیخ علی صاحب (ظہیرآباد) عبدالغنی صاحب (ورنگل) عبدالادریس صاحب محبوب نگر مولوی ولی الدین صاحب اور سیٹھ محمد معین الدین صاحب (چنتہ کنٹہ)

ریزولیوشن اس موقعہ پر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگلور نے جماعت احمدیہ بمبئی و دھارواڑ کے لئے ایک قبرستان کے سلسلہ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کی مکرم میر احمد صادق صاحب نے تائید کی اور تمام نمائندگان کی تائید سے یہ فیصلہ ہوا کہ مذکورہ ریزولیوشن حکومت میسور کے متعلقہ افسران کو روانہ کیا جائے۔

اس کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان نے بعض تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ...عہدیداران کو ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی ... حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ نے وقف زندگی کی اہمیت اور اس کی افادیت ... اپنے ایمان افروز واقعات تجربات کی روشنی میں تقریر فرمائی۔

بعد ازیں مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت ... تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو خالصۃً خدا تعالیٰ کے رستہ میں ... بجا لاتا ہے ... آگے آ جاتا ہے اور اپنی ساری زندگی فی سبیل اللہ وقف کرتا ہے خدا تعالیٰ اُس شخص کو عزت و توقیر کے بلند مقام پر فائز کرتا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے ایک روح پرور پیغام میں سے مندرجہ ذیل ایک اقتباس پڑھ کر سنایا:

"پس اے دوستو! اُٹھو۔ اخلاص ایمان، عمل اور علم میں ترقی کرو۔ اور اپنا وہ حصہ جو خدا کی طرف سے آپ کے لئے مقدر ہے حاصل کرنے کی کوششیں کرو۔ کام بہت ہے اور ثواب بھی بہت ہے۔ لیکن کام کرنے والے تھوڑے سے ہیں۔ مگر دل کو اس بات سے تسلی ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بہت سی چھوٹی جماعتیں ایسی گذری ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہیں۔

پس اپنی تعداد کو نہ دیکھو اپنے ایمان اور خدا کے ارادوں کو دیکھو، مومن کا ایمان اور خدا کا ارادہ لاکھوں کی تعداد پر بھی غالب آجاتا ہے۔ فتح آپ کے لئے مقدر ہے۔ عزت آپ کے گھر کی لونڈی بننے والی ہے۔ لڑائی جھگڑے اور رنجشوں کو چھوڑ دو۔ دلیری سے آگے بڑھو۔ خدا کے ماموں کو قبول کرو۔ پھر سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح ایک دوسرے کے دوش بدوش کھڑے ہو جاؤ۔ ...... خدا آپ کے ساتھ ہو اور میری آرزوؤں سے بڑھ کر آپ کو کام کرنے کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔"

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے۔ احباب جماعت کو اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان دینی تعلیم کے حصول کے حصول کے لئے بھیجنے کی تلقین فرمائی۔

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد چنتہ کنٹہ نے اس کانفرنس کے انعقاد کی وجہ بیان کرنے کے بعد تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں آئندہ نسل کی رہنمائی کرتے ہوئے مختلف ضروری اور اہم تجاویز پیش کیں۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہر دانائی کی بات ایک مومن کی گمشدہ متاع ہے جہاں کہیں اُسے ملے اُس کی سعادت یہ ہے کہ اُسے لے لے اور اپنے حالات کے مطابق اپنانے کی کوشش کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قوم میں اور ہر طبقہ میں مختلف طبائع اور طاقتوں کے افراد ہوئے ہیں۔ سب ہی امیر و غریب صحت مند و بیمار زیرک و بے وقوف نہیں ہوتے۔ ان سب سے ناموں کے مجموعہ کا نام ہی قوم ہے۔ یہ خدا کا فعل ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے ہم دیکھتے آئے ہیں یہ اُس کی حکمت ہے۔ خواہ اسکی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بہر حال بحیثیت مجموعی اُن کا قدم آگے کی طرف بڑھیگا تو ترقی حاصل کر سکتی ہے اگر پیچھے کی طرف ہو تو بحیثیت مجموعی تنزل پذیر ہو جائے گی۔ الہٰی سلسلہ کا اہم فریضہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ انفرادی و اجتماعی طور پر ہمیشہ یہ جائزہ لیتا رہے کہ ہم اُس کا قدم آگے کی طرف جاتا ہے یا پیچھے کی طرف۔ تمام بھائیوں نے بیان پر اپنے نکتہ نگاہ کے لحاظ سے اپنی اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی حیثیت ایک معمولی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایک مامور من اللہ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس لحاظ سے اس کی کارگذاریوں پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ محترم حضرت میاں صاحب نے اس کانفرنس میں پیش فرمودہ تجاویز پر تبصرہ فرما کر بتایا کہ ان تجاویز پر انشاء اللہ غور و فکر کیا جائے گا۔ آخر میں آپ نے جماعتی ترقی کے بعض ذرائع بیان کرتے ہوئے آپس میں باہمی اختلافات و افتراقات اگر ہوں تو اُن کو دور کرتے ہوئے باہمی محبت و اخوت کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔

حاضرین کی بھرپور یہ اہم کانفرنس ۶ (چھ) گھنٹے کے بعد ۴½ بجے شام بدعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ولادت ۔ مکرم محمد عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ر اکتوبر کو لڑکا عطا فرمایا ہے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محمد عبدالرزاق نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا فرماویں۔ مکرم محمد عبدالغنی صاحب نے ۵/ روپیہ صدقہ اور ۵/ روپیہ اعانت بدر اس خوشی میں عطا فرمائے ہیں۔ خاکسار قریشی محمد حنیف عابد انسپکٹر تحریک جدید۔

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16-Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: Auto CENTRE — فون نمبر: 23—1652، 23—5222

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷ر تبوک ۱۳۴۹ہش مطابق ۷ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو خاکسار نے عزیزہ ناصرہ بیگم بنت رحمت اللہ صاحب کا نکاح مکرم غلام احمد صاحب ولد عبدالغنی صاحب مجیب شیر کے ہمراہ سوا گیارہ سو روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبدالغنی صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں فجزاھم اللہ خیراً۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین۔

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم ...